اسلامی نظام:

شہزاد علی، فاضل دینیات، دیوبند

اسلامی اتحاد ایک اہم عصری ضرورت

آج عالم اسلام کے اوپر ہر سو خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں کہیں خارجی مسائل ہیں تو کہیں داخلی مسائل اور ملت خود بھی انتشار کا شکار ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آج جبکہ پوری دنیا اسلام کے خلاف کھڑی ہو چکی ہے ان حالات میں مسلمان ایک متحد رول ادا کرتے۔ اس کے برعکس مسلمان اپنے اختلافات نمایاں رکھے ہوئے ہیں خود اپنے ملک ہندوستان میں آئے دن اخباروں میں ایک مسلک کا دوسرے مسلک کے خلاف فتویٰ جاری ہوتے رہنا اور غیروں کا (اسلام کا) مذاق اڑانا عام بات ہوگئی ہے۔ اسلام دشمن جماعتیں آئے دن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی میں ہمہ تن سرگرم ہیں اور مسلمان خاموشی کے ساتھ سنتے چلے آرہے ہیں یہ حالات اس خیر امت' سے مطالبہ کررہے ہیں کہ مسلمان فروعی اختلافات بھلا کر ایک اسلام پر متحد ہوجائیں۔ پچاس سے زیادہ مسلم ممالک اور سوا ارب سے زیادہ افرادی قوت مگر دنیا کی سیاست میں ہمارا کوئی رول نہیں۔ او آئی سی اور غیر جانبدار تحریک و عرب لیگ وغیرہ تو موجود ہیں مگر بے وزن؟ ۵۷ برسوں سے مسلمانوں کے دلوں میں چبھویا گیا تیر اسرائیل اور مظلوم بے بس فلسطین قبلہ اول؟ برداشت کرنے کو مجبور ہیں۔ پیغمبر اسلام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ ملعون کو سیاسی پناہ؟ اسلام اور مسلمانوں کے حقوق وتحفظ کی بات کرنے والے ملک وتنظیم کو دہشت گرد قرار دیکر اس کا راستہ روکنا سب کچھ عالم اسلام کی تنزلی کے ابواب ہیں۔ عالمی تجارتی مرکز پر دہشت گردانہ حملہ کے بعد سے دہشت گردی کا ایک نیا باب وابستہ ہوگیا ہے چنانچہ صورت حال یہ ہوگئی ہے کہ اب اگر کوئی اسلام کی بات کرتا

ہے تو وہ Millitant ہے کوئی حکومت اگر اسلام کا دم بھرتی ہے تو وہ دہشت گردی کو ہوا دیتی ہے مسلمان اسرائیل کے خلاف اپنی زمین، ملک اور حق کے لئے لڑتا ہے تو دہشت گرد کہلاتا ہے۔ امت اسلامیہ کے اندرونی حالات کا بھی جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اتنے شدید خارجی حملوں کے باجود ملت غفلت کی نیند میں ڈوبی ہے اور فروعات کو ہی اپنے لئے زحمت بنائے ہوئے ہے۔ کہیں ہمارا شیعہ سنی کا مسئلہ ہے تو کہیں زیدیہ اسماعلیہ اور مقلد و غیر مقلد کا مسئلہ ہے۔ ان معمولی چیزوں کو ہم نے بنیادی حیثیت دے رکھی ہے جبکہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت دنیا کے ہر کونے میں آباد ہے اور کسی بھی مسلک سے تعلق رکھنے والا فرد فخر یہ کہتا ہے کہ ہم مسلمان ایک ملت ہیں۔ ہمارا خدا ایک، قبلہ ایک، کتاب ایک، رسول ایک مگر جب ہم عملی میدان میں ہوتے ہیں تو اپنی مذکورہ Theory کو ثابت کرنے سے قاصر ہوتے ہیں اور ہم اس حدیث کی خلاف ورزی کرتے ہیں کہ ''مومن کا ظاہر بھی وہی ہوتا ہے جو باطن ہوتا ہے۔'' برصغیر ہندو پاک میں تقریباً یہی صورت حال ہے بلکہ پاکستان میں صورت حال بہت خراب ہو چکی ہے جہاں مسلمان نماز پڑھتے ہوئے بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ان لوگوں کو خدا کا خوف نہیں رہا کہ کسی سنی یا شیعہ کو نہیں بلکہ مسجد میں نماز پڑھنے والے ایک نمازی کو قتل کر دیا ہے اور افسوس و دکھ سے دل پھٹ جاتا ہے جب یہ ملت خود اپنے مسلکی جذبات کے مطابق مذہبی فریضہ انجام دیتے ہوئے غیروں جیسا برتاؤ کرتی ہے۔ تعزیتی جلوس پر اندھا دھند گولیاں برسائی جاتی ہیں۔ حال ہی میں پاکستانی اور عراقی شہروں میں رونما ہونے والے بم دھماکوں اور تعزیتی جلوسوں پر کی جانے والی خوفناک فائرنگ سے چشم پوشی ناممکن ہے۔ یہ سچ ہے کہ ان حوادث سے اسلام دشمن سازش کی بو آرہی ہے لیکن اس تلخ حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ اسلام دشمن سازشوں کو عملی جامہ پہنانے والے لوگ تو بظاہر مسلمان ہیں۔ ان دردناک حوادث کو دیکھنے کے بعد واقعہ کربلا کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یزیدیت ایک بار پھر حسینیت پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش میں ہمہ تن سرگرم ہے لیکن عراق ہو یا افغانستان حسینی مقصد سے عشق

رکھنے والے دونوں ملکوں کے سنی اور شیعہ مسلمان شہادت کو گلے لگا کر یہ اعلان کر رہے ہیں کہ یزیدیت کے مقابلے میں اسلام کی بقا کے لئے عظیم قربانیوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ظلم برداشت کرنا عراقی قوم کا مقصد بن گیا ہے۔ ایک طویل مدت تک صدام جیسے ڈکٹیٹر کے مظالم کا سامنا کرنے کے بعد اب یہ مظلوم قوم بش اور اس کے اتحادی خونخواروں کے ظلم کا شکار بنی ہوئی ہے اور انسانیت سوز مظالم کا سلسلہ جاری ہے اور انسانی حقوق کی حمایت کا دم بھرنے والی حکومتوں پر موت کا سناٹا چھایا ہوا ہے۔

بات صرف سرزمین عراق تک ہی محدود نہیں رہ گئی بلکہ اپنے زعم ناقص میں عراق کو سبق سکھانے کے بعد امریکی نگاہیں شام اور اسلامی جمہوریہ ایران پر لگی ہوئی ہیں شام پر پابندی لگائی جاچکی ہے اور پر امن مقاصد پر مشتمل ایران کا جوہری پروگرام ان کے لئے درد سر بنا ہوا ہے مگر ایران ہی وہ واحد اسلامی ملک ہے جو منظم اور مثبت پالیسی کے ساتھ امریکہ کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہا ہے۔ ہمیشہ ہی ایرانی قیادت اپنی اسلامی ہمہ جہتی کا ثبوت دیتی رہی اور باطل کے سامنے صدائے حق بلند کرنا اپنا فریضہ اسلامی تصور کرتی رہی ہے۔ دنیا کے نقشہ پر ہر حلقہ حیات میں اسلام کی نمائندگی کو حکومت ایران اپنا فریضہ تسلیم کرتی ہے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہے

یہ وہ مختصر صورت حال ہے جو عالم اسلام پر گزر رہی ہے مگر آیئے ایک لمحہ کے لئے غور کریں کہ جب ہم نے شہادت دی اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ کہا تو اس کا یہی مطلب یہی ہے کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے یعنی نفع ونقصان اورعزت وذلت اللہ کے ہاتھ ہے۔ محمد رسولؐ اللہ خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ کے ذریعہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیے گئے دستور حیات یعنی قرآن مجید جس پر ہر مسلمان کا بھرپور عقیدہ و ایمان ہے اور ہر معاملہ میں بس اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ایک مشہور حدیث میں ارشاد نبویؐ ہے "میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر ان کو مضبوطی سے

پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب دوسرے میرے اہلبیت کی محبت' تمام مسلکوں کا اس پر اتفاق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔'' اور آپس میں جھگڑا مت ورنہ تمہارے اندر کمزوری آجائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اللہ پاک نے جھگڑے سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور ایسا نہ کرنے پر برے انجام کی نشان دہی فرمائی ہے۔ آیت کریمہ میں جو تنبیہ کی گئی ہے آج کی صورت حال اور نتیجہ تقریباً وہی ہے۔ سورہ الحجرات میں ارشاد ہے۔ ''مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں بس اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ کا ڈر رکھو تا کہ تم پر رحم کیا جائے (۴۹/۱۰) بلکہ فرد کی سطح سے آگے بڑھ کر اللہ نے مومنوں کو حکم دیا کہ اگر دو جماعتیں یا گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے بیچ صلح کرادو۔(۴۹/۹) آج ملت کے درمیان دو طرح کے اختلافات ہیں۔ ا۔سیاسی اختلاف۔ ۲۔مسلکی اختلاف۔پہلی قسم کا اختلاف وقتی ہے مگر دوسری قسم کا اختلاف معاشرے کی جڑ تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں کچھ علماء بھی برابر کے شریک ہیں۔کبھی آئمہ وخلفاء تو کبھی تقلید اور عدم تقلید کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اور خرابی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ایک مسلک کے لوگ دوسرے مسلک کو باطل بتا کر اپنے آپ کو اسلام کا صحیح نمائندہ اور علمبردار بتانے لگتے ہیں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اپنے مسلک پر قائم رہا جائے مگر اس میں شدت اختیار کرنا غیر مناسب ہے کیونکہ نبی آخر الزماں ؐ کا ارشاد گرامی ہے۔'' خبردار انتہا پسندی میں نہ پڑنا کیونکہ تم سے پہلے لوگ دین میں انتہا پسندی اختیار کرکے ہی تباہ ہو گئے'' اور یہ کہ جو نرم خوئی سے محروم ہوا وہ بھلائی سے بالکل محروم ہو گیا۔ (مسلم وبخاری)بنیادی سوال یہ ہے کہ ان احکامات نبوی کی روشنی میں ہم اپنا محاسبہ کیوں نہیں کرنا چاہتے ہیں؟

بدقسمتی کہ کی بات ہے آج ہم کو صرف مسلمانوں کو متحد کرنے کے لئے جدوجہد کرنا پڑرہی ہے جبکہ اللہ اپنے رسول کو غیر مسلموں اہل کتاب تک سے آپس میں مشترکہ چیزوں پر اتفاق کرنے کی دعوت دے رہا ہے۔'' اے اہل کتاب جو بات ہمارے تمہارے درمیان یکساں ہے اس کی طرف آؤ۔یہ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے ساتھ کسی کو

شریک نہ بنائیں۔ (۳/۶۱) یہ آیہ مبارکہ یقیناً مشعل راہ ہے کیونکہ یہاں مسلمانوں کو غیر مسلموں سے اتحاد و اتفاق کی دعوت دی جارہی ہے۔ جبکہ مسلمانوں نے اس سے کوئی سبق نہیں لیا۔ دوسرے مقام پر قرآن پاک فرماتا ہے ''مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ (۹/۷۱) مومن مومن کے لئے اس دیوار کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کی مضبوطی کا ذریعہ ہے (مسلم و بخاری) آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ کرو حسد نہ کرو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو سب اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ (ابوداؤد) قرآن وحدیث پر ایمان رکھنے والوں کے لئے یہ ہدایات کافی ہیں اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ فرقہ میں نہ بٹو۔ (۳/۱۰۳)

افسوس کہ اتنی واضح تعلیمات کے باوجود عوام سے آگے کچھ علماء دین بھی اتحاد کے مسئلہ پر اسلامی تعلیمات کو نظر انداز کر دیتے ہیں آج دشمن تو ہمارے خلاف صف بستہ ہو چکے ہیں مگر ہم فقہی اور جماعتی گروہ بندیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ قائد انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خمینیؒ کی تقریر کا اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ نے علماء اہل سنت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ ''آپ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے درمیان پھوٹ ڈالنے کی یہ سازشیں طائف کانفرنس میں کی گئی ہیں۔ الحمدللہ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جو لوگ پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ نہ شیعہ ہیں نہ سنی درحقیقت ان لوگوں کا اسلام سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ وہ لوگ جو اسلام پر پختہ یقین رکھتے ہیں ایک ایسے وقت میں جبکہ ہمیں دوسری حملہ آور قوموں پر فتح حاصل کرنے کے لئے ایک سخت اتحاد کی ضرورت ہے کبھی بھی آپس میں اختلاف کو بھڑکانے کے مرتکب نہیں ہوسکتے۔ یہ بھی ایک انکشاف حقیقت ہے کہ بڑی طاقتیں یہ خوب سمجھتی ہیں کہ ہمیں شکست دینے اور ہماری جڑیں کاٹنے والی اگر کوئی idealogy ہے تو وہ اسلام ہے اور مسلمانان عالم کے درمیان اتحاد و اخوت ہی کا راستہ ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے اندر آپس میں اختلافات پیدا کرنے اور انہیں بھڑکانے کی کوششوں میں مصروف

ہیں۔" مگر یہ اتحاد مخلصانہ محبت کے بغیر ناممکن ہے جیسا کہ مفکر اسلام مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں۔ "جس طرح ایک عمارت اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جبکہ اس کی اینٹیں باہم مضبوطی کے ساتھ پیوستہ ہوں اور اینٹوں کو جوڑنے والی چیز سیمنٹ ہے۔ اسی طرح ایک جماعت بھی اسوقت بنیان مرصوص بنتی ہے جبکہ اس کے ارکان کے دل ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہوں..... منافقانہ میل جول کوئی حقیقی اتحاد پیدا نہیں کر سکتا۔" ہمارا ہر مسلک کے علماء دین سے التماس ہے کہ عوام کو دوسرے مسلک اور اس کے جذبات کا احترام سکھایا جائے قرآن کریم و حدیث مبارکہ کے بعد فقہ کے مسئلہ کو عملی روپ سے لیا جائے۔ ایک مسلک کے عوام کو ضرورت پڑنے پر دوسرے مسلک کے امام کی اقتدا میں نمازیں پڑھنے کی ترغیب دلائی جائے تبھی عوام سب کو بھائی بھائی سمجھیں گے اور ایک مخلصانہ ماحول پروان چڑھے گا۔ بقول مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ "شیعہ وسنی اور دیوبندی و بریلوی وغیرہ اسلام کی پیداوار نہیں بلکہ جہالت کی پیداوار ہیں۔" اور خبردار کہ "اللہ کے عذاب کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہم کو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دے۔"

☆☆☆☆☆☆